بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قضائے عمری

مؤلف

محمد شہباز انور برکاتی

متعلم الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

ناشر

مکتبہ حافظ ملت

انصاری مارکیٹ، مبارک پور اعظم گڑھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الذي جعلنا من المسلمین وجعل الصلوٰۃ معراج المؤمنین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبنا سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: ” اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ “ (البقرۃ:۴۳) یعنی نماز قائم کرو۔ نیز ارشاد فرماتا ہے: ”اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا ﴿۱۰۳﴾ “ (النساء) یعنی بے شک نماز مومنوں پر فرض ہے وقت باندھا ہوا۔

لیکن افسوس آج مسلمان نمازوں سے غفلت برت رہے ہیں اور کسی عذر شرعی کے بغیر جماعت تو

جماعت نمازیں بھی چھوڑنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے حالاں کہ نماز دین کا ستون ہے، بغیر اس کے دینی عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔ سرکار دو جہاں صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''الصلوۃ عماد الدین فمن اقامھا فقد اقام الدین ومن ترکھا فقد ھدم الدین'' (منیۃ المصلی) یعنی نماز دین کا ستون ہے، جس نے اسے قائم رکھا اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے ترک کر دیا اس نے دین کو ڈھا دیا۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ ''بہار شریعت'' حصہ سوم نماز کے

بیان میں روایت نقل کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”**حدیث:** ترمذی عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے راوی کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے سوائے نماز کے۔

بہت سی ایسی حدیثیں آئیں جن کا ظاہر یہ ہے کہ قصداً نماز کا ترک کفر ہے اور بعض صحابۂ کرام مثلاً امیر المؤمنین فاروق اعظم وعبد الرحمٰن بن عوف وعبد اللہ بن مسعود وعبد اللہ بن عباس و جابر بن عبد اللہ ومعاذ بن جبل و ابو ہریرہ و ابو الدرداء [وغیرہم] رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا اور بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل واسحاق بن راہویہ وعبد اللہ

بن مبارک و امام نسائی کا بھی یہی مذہب تھا، اگرچہ ہمارے امام اعظم و دیگر ائمہ نیز بہت سے صحابۂ کرام اس کی تکفیر نہیں کرتے (یعنی اسے کافر نہیں کہتے) پھر بھی یہ کیا تھوڑی بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک ایسا [بے نمازی] شخص "کافر" ہے۔ (بہار شریعت سوم، ص:۴۴۲ مطبوعہ دعوت اسلامی)

پیارے مسلمان بھائیو! تمہارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

"من ترك الصلوة متعمدا كتب اسمه على باب النار ممن يدخلها" (کنز العمال، ج:۱، ص:۱۲۷) یعنی جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اس

کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ اس میں داخل ہوگا۔

آہ! یہ وہ جہنم ہے جس کی آگ دنیا کی آگ سے سو گنا زیادہ تیز ہے۔ اور ایک حدیث پاک میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قسم کھا کر عرض کی کہ اگر جہنم سوئی کے ناکے کے برابر بھی کھول دیا جائے تو زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مر جائیں۔ رواہ أحمد (الترغیب والترھیب، کتاب صفة الجنة والنار۔ ص: ٦٨٧)

یہ وہ جہنم ہے جس میں سب سے ہلکا عذاب

یہ ہے کہ آگ کی جوتیاں پہنا دی جائیں گی جس سے جہنمی کا دماغ تانبے کی پتیلی کی طرح کھولے گا اور وہ گمان کرے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اسی کو دیا جارہا ہے۔ اور جہنم کا سانپ اگر ایک مرتبہ کاٹ لے تو اس کی سوزش، درد اور بے چینی ہزار برس تک رہے۔ پینے کے لیے جہنمیوں کے بدن سے نکلنے والی پیپ دی جائے گی اور اس قدر کھولتا ہوا گرم پانی دیا جائے گا کہ اسے منہ کے قریب کرتے ہی اس کی تیزی سے چہرے کی کھال گرجائے گی۔۔۔۔(بہارشریعت جلد اول، ص:۱۶۸)

ترک نماز پر وارد ہونے والی وعیدوں

سے احادیث کی کتابیں بھری ہوئی ہیں۔ کہیں فرمایا گیا: ''جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں۔'' (شعب الایمان) تو کہیں یہ فرمایا گیا: ''اللہ و رسول اس سے بری الذمہ ہیں۔'' (مسند امام احمد بن حنبل) اور کہیں یہ وارد ہوا کہ ''بے نمازی قیامت کے دن قارون و فرعون وہامان اور ابی بن خلف منافق کے ساتھ ہوگا۔'' (مسند امام احمد بن حنبل)

افسوس صد افسوس مسلمانو! تمھیں کیا ہوگیا ہے؟ تمھیں اپنے رب عزوجل اور اپنے کریم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتوں پر یقین تو ہے نا، تمھیں کیا ہوگیا کہ آج تم سے اپنے رب کے عطا کیے ہوئے ہر روز

کے چوبیس گھنٹوں میں سے نماز کی خاطر ایک دو گھنٹے نہیں نکالے جاتے۔

اپنے اسلاف کو یاد کرو! جنھوں نے نوافل کی ادائیگی اور تسبیح و تہلیل کی مصروفیت میں سالہا سال شب بیداری کی اور آج تم سے فرائض بھی نہیں ادا ہو پاتے۔تمہارا رب عزوجل ارشاد فرماتا ہے:"یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِۙ ﴿۶﴾" (الانفطار) اے انسان! تجھے اپنے رب کریم سے کس نے برگشتہ کیا؟

آہ افسوس! تم کدھر کھو گئے، اپنے رب کریم کے احسانات فراموش کر کے کہاں چل دیے....

پلٹ آؤ بھائیو !اپنے رب کریم کی بارگاہ میں، کرلو توبہ موت تمہارے سر پر کھڑی ہے،موت جیسی حقیقت کو نظرانداز مت کرو۔میرے رب عزوجل کی عزت و جلال کی قسم !موت آکر رہے گی اور اچانک آئے گی، پھر تمھیں لمحہ بھر کے لیے بھی موقع نہ ملے گا کہ توبہ کرسکو۔

ملے خاک میں اہل شاں کیسے کیسے
مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھاگئی اہل شاں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

تو آج ہی توبہ کرلو۔ اگر نماز نہیں پڑھتے تو بلا تاخیر شروع کر دو اور اگر ذمے میں قضا نمازیں ہوں تو جلد از جلد ادا کرلو، جلدی کرو کہیں سانسوں کی یہ لڑی ٹوٹ نہ جائے۔ کہیں یہ دنیا تمھیں اپنے رب کی رحمتوں سے محروم نہ کر دے۔

کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

(واللہ ولی التوفیق)

قضائے عمری

ہمارے معاشرے میں ایک خاصی تعداد جہاں بے نمازیوں کی ہے وہیں ایسے نمازی حضرات بھی بکثرت موجود ہیں جو فی الحال نمازیں تو پڑھتے ہیں لیکن ان کے ذمے سالوں کی قضا نمازیں باقی ہیں، بعض حضرات تہجد، اوّابین اور چاشت و اشراق کے بھی پابند ہیں لیکن قضائے عمری کی طرف ان کی کوئی توجہ نہیں ہوتی۔ یاد رہے کہ نوافل بہر حال نوافل ہیں، فرض کے درجے کو نہیں پہنچ سکتے۔ اور ہاں قرض خواہ کو تحفے دینے سے قرض ادا نہیں ہوتا۔ یقیناً نفل پڑھنا محبوب و مستحسن ہے مگر جب تک

قضائے عمری باقی ہوں تو نوافل کی جگہ انھیں ہی ادا کریں کہ ان کی ادائیگی میں نوافل سے زیادہ ثواب بھی ہے اور ذمے سے بری ہونا بھی، بلکہ علما فرماتے ہیں کہ اگر قضا نماز ذمے میں باقی ہو تو نفل نماز قبول نہیں ہوتی بلکہ معلق رہتی ہے۔

قضائے عمری سے متعلق کچھ مسائل

اب قضائے عمری سے متعلق کچھ مسائل اختصار کے ساتھ بیان کیے جاتے ہیں۔ مکمل تفصیل بہار شریعت وغیرہ بڑی کتابوں سے معلوم کریں۔

ادا کی تعریف: جس چیز کا بندوں پر حکم ہے اسے وقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں۔

قضا کی تعریف: اور وقت کے بعد عمل میں لانا قضا ہے۔......اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہوجائے تو دوبارہ اس خرابی کو دفع کرنے کے لیے اسے کرنا **اعادہ** ہے۔

مسئلہ: بلاعذر شرعی نماز قضا کردینا حرام اور بہت سخت گناہ ہے۔ اس پر فرض ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے۔

مسئلہ: توبہ جب ہی صحیح ہے کہ قضا پڑھ لے، اگر نہ پڑھے اور توبہ کیے جائے تو یہ توبہ نہیں کیوں کہ وہ نماز جو اس کے ذمے تھی اس کا نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے اور یہ باقی رہنا گناہ ہے۔ اور جب گناہ

سے باز نہ آیا تو توبہ کہاں ہوئی۔ حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ گناہ پر قائم رہ کر استغفار کرنے والا اس کے مثل ہے جو اپنے رب عزوجل سے مذاق کرتا ہے۔ (شعب الایمان)

مسئلہ: فرض کی قضا فرض ہے اور واجب کی قضا واجب۔ **مسئلہ:** ہر روز کی قضا فقط بیس رکعتیں ہیں؛ دو فجر کی، چار ظہر کی، چار عصر کی، تین مغرب کی، چار عشا کی اور تین وتر کی۔

مسئلہ: قضا کے لیے کوئی وقت متعین نہیں، عمر میں جب بھی پڑھے گا بری الذمہ ہوجائے گا مگر طلوع و غروب اور زوال کے وقت نہ پڑھے کہ ان وقتوں

میں نماز جائز نہیں۔

مسئلہ: مجنون کی حالت جنون میں جو نمازیں فوت ہوئیں اچھے ہونے کے بعد ان کی قضا واجب نہیں جب کہ جنون نماز کے چھ کامل وقت تک برابر رہا ہو اور چھ وقت سے کم رہا تو ان کی قضا واجب ہے۔ ایسا مریض جو اشارے سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: عورتوں کی جو نمازیں حالت حیض ونفاس میں چھوٹیں وہ معاف ہیں ان کی قضا واجب نہیں۔

مسئلہ: اگر آپ تجوید کے ساتھ قرآن مجید نہیں پڑھ سکتے تو کسی عالم دین سے جلد از جلد پڑھنا سیکھ لیں اور

اگر اب تجوید کے ساتھ پڑھ لیتے ہیں اور پہلے نہیں پڑھ پاتے تھے تو اب ان ایام کی نمازوں کی قضا کریں جن میں تجوید درست نہیں تھی۔

مسئلہ: جو شخص معاذ اللہ مرتد [۱] ہوگیا، پھر اسلام لایا تو زمانۂ ارتداد [۲] کی نمازوں کی قضا نہیں۔ اور مرتد ہونے سے پہلے زمانۂ اسلام میں جو نمازیں قضا ہوئیں ان کی قضا واجب ہے۔

مسئلہ: دار الحرب میں کوئی شخص مسلمان ہوا، اور احکام شرعیہ مثلاً نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ وغیرہ کی اسے

(۱)۔ مرتد اسے کہتے ہیں جو پہلے مسلمان تھا پھر اسلام سے پھر گیا۔

(۲)۔ وہ زمانہ جس میں وہ اسلام سے باہر رہا یعنی حالت کفر میں رہا۔

اطلاع نہ ہوئی تو جب تک وہاں رہا ان دنوں کی قضا واجب نہیں۔ اور اگر کسی ایک شخص نے بھی اسے نماز کے فرض ہونے کی اطلاع دے دی اگرچہ بتانے والا فاسق یا بچہ یا عورت یا غلام ہی کیوں نہ ہو تو اب سے جتنی نمازیں چھوڑے گا ان کی قضا واجب ہو گی۔ یوہیں اگر وہ دار الحرب سے دار الاسلام آ گیا تو اب جتنی نمازیں ترک کرے گا ان کی قضا واجب ہو گی کہ دار الاسلام میں نہ جاننا عذر نہیں۔ اور اگر کوئی دار الاسلام میں مسلمان ہوا تو جو نماز فوت ہو گی اس کی قضا واجب ہے اگرچہ کہے کہ مجھے اس کا علم نہ تھا کہ نماز فرض ہے۔

مسئلہ: جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی۔مثلاً سفر میں نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائے گی اگرچہ اقامت کی حالت میں پڑھے۔ اور جو اقامت کی حالت میں فوت ہوئی اس کی قضا چار ہی پڑھی جائے گی اگرچہ سفر میں پڑھے۔ البتہ قضا پڑھنے کے وقت کوئی عذر ہو تو اس کا اعتبار کیا جائے گا مثلاً جس وقت فوت ہوئی تھی اس وقت کھڑے ہو کر پڑھ سکتا تھا اور اب قضا کرنے کے وقت کھڑا نہیں ہوسکتا تو بیٹھ کر پڑھے، یا اب اشارے سے پڑھ سکتا ہے تو اشارے ہی سے پڑھے اور صحت کے بعد اس کا

اعادہ بھی نہیں۔

نوٹ: قصر یا مکمل پڑھنے میں اعتبار آخری وقت کا ہے لہٰذا نماز کے آخری وقت میں مسافر تھا تو قصر کی قضا کرے ورنہ مکمل پڑھے۔

مسئلہ: جس کے ذمے قضا نمازیں ہوں اگرچہ ان کی ادائیگی جلد سے جلد واجب ہے مگر بال بچوں کی روزی روٹی اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ لہٰذا کاروبار بھی کرے اور جو فرصت کا وقت ملے اس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری عمر کی قضا مکمل ہو جائے۔

مسئلہ: قضا نمازیں نوافل سے اہم ترین ہیں۔ یعنی

جس وقت نفل پڑھتا انھیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضائیں پڑھے تو اس میں ثواب بھی زیادہ ہے اور ذمے سے بری ہونا بھی۔ ہاں! یاد رہے کہ صرف فرض نمازوں اور وتر ہی کی قضا ہے، سنت اور نفل کی قضا نہیں۔ (بہار شریعت)

البتہ سنت مؤکدہ کے ترک پر جو گناہ ہوا اس سے توبہ ضرور کرے۔ یوں ہی قضا کرنا بھی ایک گناہ ہے لہٰذا ادا کے بعد بھی اس گناہ سے توبہ ضروری ہے۔

قضائے عمری کا آسان طریقہ

سب سے پہلے یہ اندازہ لگائیں کہ کتنی نمازیں یا کتنے سال کی نمازیں ذمے میں ہیں، پھر یہ اندازہ

کریں کہ حالت سفر میں چار رکعت والی کتنی فوت ہوئیں۔ سفر میں فوت ہونے والی نمازوں کی جو تعداد ظن غالب سے متعین ہو ان کو قصر (یعنی چار رکعت کے بجائے دو رکعت) پڑھیں مثلاً ایک ماہ کے ظہر وعصر اور عشا کی نمازیں حالت سفر میں چھوٹی ہیں تو خواہ انھیں ترتیب وار الگ الگ نیت کے ساتھ دو دو کر کے ادا کریں یا پھر پہلے مکمل تیس دن کے ظہر کی قضا پڑھ لیں پھر عصر کی پھر عشا کی۔ اور بقیہ جو نمازیں حالت اقامت کی ذمے میں رہیں ان کی تعداد متعین کر کے انھیں بھی اسی طرح ترتیب وار یا بلا ترتیب مکمل مکمل پڑھیں۔

ادائیگی کا آسان طریقہ یہ ہے کہ پنج وقتی نمازوں کے ساتھ ایک ایک، دو دو یا تین تین قضائیں پڑھ لیں۔ مثلاً فجر کے وقت سنت فجر کے بعد مزید دو دن کی فجر کی قضائے عمری پڑھ لیں، یوں ہی ہر وقت قضائیں پڑھتے رہیں۔ نیز دن بھر کی بارہ رکعت سنت مؤکدہ (یعنی دو سنت فجر، چار سنت ظہر قبل فرض، دو بعد فرض، دو سنت مغرب، دو سنت عشا) اور تراویح کی بیس رکعتوں کے علاوہ دیگر سنن و نوافل کی جگہ قضائے عمری ہی پڑھیں۔ یوں ہی شب قدر، شب براءت اور شب معراج وغیرہ جن راتوں میں شب بیداری کا رواج ہے ان میں بھی

نوافل کے بجاے قضا ہی پڑھیں۔

مسئلہ: نماز قضا کرنا گناہ ہے اور گناہ کا اظہار بھی گناہ ہے لہٰذا حتی الامکان قضا نمازیں اس طرح ادا کریں کہ کسی کو معلوم نہ ہو۔ اسی حکمت کے پیش نظر وتر کی قضا میں یہ اجازت ہے کہ تکبیر قنوت کے وقت ہاتھ نہ اٹھائے، صرف اللہ اکبر کہے۔ یوں ہی جن اوقات میں نفل جائز نہیں ان اوقات میں سب کے سامنے قضا کی بھی اجازت نہیں لہٰذا فجر کے وقت اور بعدِ عصر لوگوں کے سامنے قضا نہ پڑھیں۔

قضا نماز میں آسانی کی صورتیں

قضا نماز میں آسانی چار طرح سے ہو سکتی ہے:

(۱) رکوع وسجود میں تین تین بار تسبیح کے بجائے ایک بار پڑھیں۔ مگر یہ خیال رہے کہ جب رکوع اور سجدہ میں پورا پہنچ جائیں اس وقت تسبیح شروع کریں اور جب ایک تسبیح پوری ہوجائے تب سر اٹھائیں۔

(۲) دوسری آسانی یہ ہے کہ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ فقط تین بار سبحان اللہ کہہ کر رکوع میں چلے جائیں۔ یہاں بھی وہی خیال رہے کہ کھڑے کھڑے پوری تین تسبیح پڑھیں پھر رکوع میں جائیں۔ یہ آسانی فقط فرض کی تیسری چوتھی رکعت میں ہے۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد اور سورہ دونوں کا پڑھنا

ضروری ہے۔ (۳) قعدۂ اخیرہ[۱] میں محض التحیات پر اکتفا کرنا جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ مختصر درود بھی پڑھ لیں مثلاً "اللّٰھم صل علی محمد و آلہ" کہہ کر سلام پھیریں۔ (۴) وتر کی تیسری رکعت میں دعاے قنوت کی جگہ فقط ایک یا تین بار "رب اغفر لی"[۲] کہیں۔ (فتاویٰ رضویہ غیر مترجم جلد سوم، ص:۶۲۱ مطبوعہ رضا اکیڈمی)

تنبیہ: شب قدر یا رمضان کے آخری جمعے میں قضاے عمری کے نام سے دو چار رکعتیں پڑھ کر

(۱)۔ یعنی نماز کے آخر میں جب سلام پھیرنے کے لیے بیٹھتے ہیں۔

(۲)۔ اے میرے رب میری مغفرت فرما۔

یہ سمجھنا کہ اسی ایک نماز سے عمر بھر کی قضائیں ادا ہوگئیں بالکل غلط اور باطل محض ہے۔

احتیاط: حالت سفر کی نمازیں پہلے ہی ادا کرلیں اور نیت میں قصر کی نیت ملحوظ رکھیں۔

قضائے عمری کی نیت: سفر میں قضا ہونے والی نمازوں کی نیت اس طرح کریں: "نیت کی میں نے ظہر/عصر/عشا کی اس نماز کی جو مجھ سے حالت سفر میں سب سے پہلے یا سب سے اخیر میں قضا ہوئی۔" اور حالت اقامت میں اس طرح نیت کریں: "نیت کی میں نے فجر/ظہر/عصر/مغرب/عشا/وتر کی جو مجھ سے سب سے پہلے یا سب سے

اخیر میں قضا ہوئی۔'' یعنی اول و آخر جس کی نیت کرنا چاہیں وہی کریں، دونوں نہ کہیں۔

مسئلہ: سب سے پہلی یا سب سے پچھلی کی قید ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ نیت میں دن، مہینے اور سال کی بھی تعیین کر سکتے ہیں لیکن آسانی اسی میں ہے جو ہم نے بیان کیا۔

نقشہ استعمال کرنے کا طریقہ

جس نماز کو پڑھیں اس کے سامنے والے خانے پر یہ نشان (✓) لگادیں یا پھر اپنی طرف سے جو نشان بہتر سمجھیں اسے استعمال کرلیں۔ مثلاً آپ نے یکم جنوری کی نماز فجر پڑھی تو فجر کے خانے میں مذکورہ نشان لگادیں۔

نقشہ قضائے عمری ماہ جنوری

ایام	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا	وتر
۱						
۲						
۳						
۴						
۵						
۶						
۷						
۸						
۹						
۱۰						
۱۱						
۱۲						
۱۳						
۱۴						
۱۵						
۱۶						
۱۷						
۱۸						
۱۹						
۲۰						
۲۱						
۲۲						
۲۳						
۲۴						
۲۵						
۲۶						
۲۷						
۲۸						
۲۹						
۳۰						
۳۱						

نقشہ قضائے عمری ماہ فروری

وتر	عشا	مغرب	عصر	ظہر	فجر	ایام
						۱
						۲
						۳
						۴
						۵
						۶
						۷
						۸
						۹
						۱۰
						۱۱
						۱۲
						۱۳
						۱۴
						۱۵
						۱۶
						۱۷
						۱۸
						۱۹
						۲۰
						۲۱
						۲۲
						۲۳
						۲۴
						۲۵
						۲۶
						۲۷
						۲۸
						۲۹
						۳۰
						۳۱

نقشہ قضائے عمری ماہ مارچ

ایام	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا	وتر
۱						
۲						
۳						
۴						
۵						
۶						
۷						
۸						
۹						
۱۰						
۱۱						
۱۲						
۱۳						
۱۴						
۱۵						
۱۶						
۱۷						
۱۸						
۱۹						
۲۰						
۲۱						
۲۲						
۲۳						
۲۴						
۲۵						
۲۶						
۲۷						
۲۸						
۲۹						
۳۰						
۳۱						

نقشہ قضائے عمری ماہ اپریل

ایام	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا	وتر
۱						
۲						
۳						
۴						
۵						
۶						
۷						
۸						
۹						
۱۰						
۱۱						
۱۲						
۱۳						
۱۴						
۱۵						
۱۶						
۱۷						
۱۸						
۱۹						
۲۰						
۲۱						
۲۲						
۲۳						
۲۴						
۲۵						
۲۶						
۲۷						
۲۸						
۲۹						
۳۰						
۳۱						

نقشہ قضائے عمری ماہ مئی

ایام	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا	وتر
۱						
۲						
۳						
۴						
۵						
۶						
۷						
۸						
۹						
۱۰						
۱۱						
۱۲						
۱۳						
۱۴						
۱۵						
۱۶						
۱۷						
۱۸						
۱۹						
۲۰						
۲۱						
۲۲						
۲۳						
۲۴						
۲۵						
۲۶						
۲۷						
۲۸						
۲۹						
۳۰						
۳۱						

نقشہ قضاے عمری ماہ جون

ایام	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا	وتر
۱						
۲						
۳						
۴						
۵						
۶						
۷						
۸						
۹						
۱۰						
۱۱						
۱۲						
۱۳						
۱۴						
۱۵						
۱۶						
۱۷						
۱۸						
۱۹						
۲۰						
۲۱						
۲۲						
۲۳						
۲۴						
۲۵						
۲۶						
۲۷						
۲۸						
۲۹						
۳۰						
۳۱						

نقشہ قضائے عمری ماہ جولائی

ایام	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا	وتر
۱						
۲						
۳						
۴						
۵						
۶						
۷						
۸						
۹						
۱۰						
۱۱						
۱۲						
۱۳						
۱۴						
۱۵						
۱۶						
۱۷						
۱۸						
۱۹						
۲۰						
۲۱						
۲۲						
۲۳						
۲۴						
۲۵						
۲۶						
۲۷						
۲۸						
۲۹						
۳۰						
۳۱						

نقشہ قضائے عمری ماہ اگست

ایام	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا	وتر
۱						
۲						
۳						
۴						
۵						
۶						
۷						
۸						
۹						
۱۰						
۱۱						
۱۲						
۱۳						
۱۴						
۱۵						
۱۶						
۱۷						
۱۸						
۱۹						
۲۰						
۲۱						
۲۲						
۲۳						
۲۴						
۲۵						
۲۶						
۲۷						
۲۸						
۲۹						
۳۰						
۳۱						

نقشہ قضائے عمری ماہ ستمبر

ایام	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا	وتر
۱						
۲						
۳						
۴						
۵						
۶						
۷						
۸						
۹						
۱۰						
۱۱						
۱۲						
۱۳						
۱۴						
۱۵						
۱۶						
۱۷						
۱۸						
۱۹						
۲۰						
۲۱						
۲۲						
۲۳						
۲۴						
۲۵						
۲۶						
۲۷						
۲۸						
۲۹						
۳۰						
۳۱						

نقشہ قضائے عمری ماہ اکتوبر

ایام	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا	وتر
۱						
۲						
۳						
۴						
۵						
۶						
۷						
۸						
۹						
۱۰						
۱۱						
۱۲						
۱۳						
۱۴						
۱۵						
۱۶						
۱۷						
۱۸						
۱۹						
۲۰						
۲۱						
۲۲						
۲۳						
۲۴						
۲۵						
۲۶						
۲۷						
۲۸						
۲۹						
۳۰						
۳۱						

نقشہ قضائے عمری ماہ نومبر

وتر	عشا	مغرب	عصر	ظہر	فجر	ایام
						۱
						۲
						۳
						۴
						۵
						۶
						۷
						۸
						۹
						۱۰
						۱۱
						۱۲
						۱۳
						۱۴
						۱۵
						۱۶
						۱۷
						۱۸
						۱۹
						۲۰
						۲۱
						۲۲
						۲۳
						۲۴
						۲۵
						۲۶
						۲۷
						۲۸
						۲۹
						۳۰
						۳۱

نقشہ قضائے عمری ماہ دسمبر

وتر	عشا	مغرب	عصر	ظہر	فجر	ایام
						۱
						۲
						۳
						۴
						۵
						۶
						۷
						۸
						۹
						۱۰
						۱۱
						۱۲
						۱۳
						۱۴
						۱۵
						۱۶
						۱۷
						۱۸
						۱۹
						۲۰
						۲۱
						۲۲
						۲۳
						۲۴
						۲۵
						۲۶
						۲۷
						۲۸
						۲۹
						۳۰
						۳۱